روئیداد مناظرہ راولپنڈی
گستاخ کون
راولپنڈی میں ہونے والا تاریخی مناظرہ
جس میں پہلی مرتبہ وہابی اہلِ حدیث مناظر نے اپنے اکابرین کی عبارات کو کفریہ قرار دیا اور اپنے مسلک کے تین جید علماء پر فتویٰ کفر صادر کیا۔
مناظرہ مابین اہل سنت و جماعت (بریلوی) و غیر مقلدین وہابی (اہلحدیث)
مناظر اہل سنت
علامہ مفتی محمد حنیف قریشی
وہابی مناظر
پروفیسر ڈاکٹر طالب الرحمن
مرتب: سید امتیاز حسین شاہ کاظمی

روئیداد مناظرہ راولپنڈی

گستاخ کون

راولپنڈی میں ہونے والا تاریخی مناظرہ

جس میں پہلی مرتبہ وہابی اہل حدیث مناظر نے اپنے اکابرین کی عبارات کو کفریہ قرار دیا اور اپنے مسلک کے تین جید علماء پر فتویٰ کفر صادر کیا۔

مناظرہ مابین اہل سنت و جماعت (بریلوی) و غیر مقلدین وہابی (اہلحدیث)

مناظر اہل سنت
علامہ محمد حنیف قریشی

وہابی مناظر
پروفیسر ڈاکٹر طالب الرحمن

مرتب: سید امتیاز حسین شاہ کاظمی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ، راولپنڈی
فون نمبر 051-5536111-0345-5543797

نام کتاب	☆	روائیداد مناظرہ۔ گستاخ کون؟
مرتب	☆	سید امتیاز حسین شاہ کاظمی
نظر ثانی	☆	ڈاکٹر عبدالناصر لطیف
ترتیب و تزئین	☆	حافظ محمد یٰسین ضیائی
پروف ریڈنگ	☆	حافظ محمد منیر حیدری
کمپوزنگ	☆	محمد شاہد خاقان
اشاعت اوّل	☆	5500
ڈیزائن	☆	عاطف بٹ
قیمت	☆	400 روپے

ملنے کے پتے

☆ احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی ☆ مکتبہ مہریہ، ریلوے روڈ، گوجر خان

☆ رائل بک کمپنی، راولپنڈی ☆ مکتبہ فیضان سنت، آمنہ مسجد، ڈھوک علی اکبر

☆ مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی ☆ جامعہ مہریہ ضیاء العلوم، حسن ٹاؤن، ایبٹ آباد

نوٹ: کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی کمپوزنگ کی غلطی ہو تو ادارہ کو اطلاع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ شکریہ

ادارہ

علامہ ابن تیمیہ اور اکابرین امت

شاید مولانا علی زئی اور ان کے ہم مشرب حضرات ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کا یہ جواز پیش کریں کہ دیکھیں جی فلاں فلاں محدث اور ابن تیمیہ صاحب جیسے لوگوں نے بھی ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کی ہے تو اگر ہم نے کرلی تو کیا حرج ہے۔ حالانکہ مولانا زبیر علی زئی اور ان کے ہم نوا اس حقیقت سے یقیناً بے خبر نہ ہوں گے کہ درجنوں محدثین اور علماء نے علامہ ابن تیمیہ کی بھی تو تکفیر و تضلیل کی ہے۔ پھر زبیر علی زئی صاحب اور دیگر حضرات کا علامہ ابن تیمیہ کی تکفیر کی بابت کیا خیال ہے؟ جس طرح یہ حضرات علامہ ابن تیمیہ کی تکفیر کو درست نہیں سمجھتے اسی طرح چھٹی صدی ہجری سے لے کر آج تک ہزاروں علماء و محدثین، اولیاء، مفسرین، متکلمین اور خود غیر مقلدین اہل حدیث حضرات کے بہت سارے اکابرین بھی حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کو درست نہیں سمجھتے۔

علامہ ابن تیمیہ کے عقائد اور ان کی بابت علماء کی آراء

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ علامہ ابن تیمیہ اپنے تفردات کے باعث عالم اسلام کی ایک متنازعہ ترین شخصیت گزری ہے اور ان کے تفردات و عقائد کے پیش نظر بے شمار سنجیدہ ترین شخصیتوں نے ان کی تضلیل و تکفیر کی ہے اور بے شمار محدثین متکلمین نے ان کے عقائد و نظریات کی کھلی تردید بھی کی ہے۔

حافظ وامام حدیث حافظ العلائی الشافعی صلاح الدین ابوسعید خلیل بن کیکلدی رحمۃ اللہ علیہ (م761ھ) اپنے وقت کے علامۃ الدھر تھے آپ مشہور محدث ہیں تذکرۃ الحفاظ میں ان کی بابت علامہ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 748) لکھتے ہیں:

کہ وہ حافظ المشرق والمغرب تھے۔ انہوں نے علامہ ابن تیمیہ پر مفصل نقد کیا ہے۔

حافظ محمد بن علی بن احمد ابن طولون رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 953ھ) نے "ذخائر القصر فی تراجم نبلاء العصر" میں ان کے نقد ورد اور ابن تیمیہ کے اصولی وفروعی تفردات کو ذکر کیا جن میں چند یہ ہیں:

- اللہ تعالیٰ محل حوادث ہے۔
- قرآن محدث ہے۔
- عالم قدیم بالنوع ہے اور ہمیشہ سے کوئی نہ کوئی مخلوق ضرور اللہ تعالیٰ کے سامنے رہی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے لئے جسم، جہت اور انتقال کو ثابت کیا۔
- اللہ تعالیٰ بقدر عرش ہے۔
- انبیاء غیر معصوم تھے۔
- توسل نبی جائز نہیں ہے۔
- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ ہے اور اس سفر کے دوران نماز کی قصر نہ کی جائے گی (اور یہ بات ان سے پہلے کسی مسلمان نے نہیں لکھی)۔
- اھل النار کا عذاب منقطع ہو جائے گا ہمیشہ نہ رہے گا۔

- تورات وانجیل میں تحریف لفظی نہیں ہوئی (حالانکہ یہ واضح طور پر قرآن کے خلاف ہے کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ یہودی اور عیسائی کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل دیتے تھے)۔
- انبیاء کی قبروں میں سے جو آواز آئے شیطان کی ہوتی ہے۔ (1)
- تین طلاق دے کر بھی بندہ رجوع کر سکتا ہے۔
- حضور ﷺ کی حیات برزخی کے معاملہ میں ٹھوکر کھائی اور حیات حقیقیہ کاملہ کا انکار کیا۔

اس کے علاوہ علامہ ابن حجر نے ابن تیمیہ کے تفردات کو ذکر کیا ہے۔

- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زیادہ مقامات پر خطاء کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی ایک صریح غلطیاں اور خرابیاں کی ہیں۔
- حیض والی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔
- اگر جان بوجھ کر نماز ترک کر دی جائے تو اس کی قضاء نہیں ہے۔
- مائعات پانی وغیرہ میں اگر چوہا یا اس جیسا حیوان گر کر مرجائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتے۔
- حالت جنابت میں جنبی غسل کرنے سے پہلے رات کو نفلی نماز پڑھ سکتا ہے۔
- اجماع کی مخالفت کرنے والا نہ کافر ہوتا ہے نہ گنہگار۔
- انبیاء غیر معصوم ہیں۔ (2)

---

(1) کتاب الوسیلہ 114

(2) فتاوی حدیثیہ 158

نوٹ: علامہ ابن تیمیہ کے مختلف تفردات کا ذکر، دفع الشبہ لابن الجوزی، السیف الصیقل لسبکی، براہین الکتاب والسنة للقضاعی الدرر الکامنہ لابن حجر العسقلانی، منتہی المقال فی شرح حدیث لاتشدو الرحال : لصدر الدین الدہلوی میں بھی ہے۔

ان کے ان تفردات کے باعث علامہ ابن تیمیہ سے علمائے وقت، فقہائے اسلام اور قاضی صاحبان نے وقتاً فوقتاً مناظرے کئے انہیں ان قبیح مسائل سے رجوع کرانے کی خاطر کوششیں کیں لیکن علامہ ابن تیمیہ اپنی طبیعت کے لاابالی پن کی وجہ سے رجوع پر تیار نہ ہوئے چنانچہ سلطان ناصر کے حکم پر ان کے مسائل قبیحہ کو علمائے وقت کی مجلس میں پیش کیا گیا جس میں اٹھارہ فقیہ، قاضی، محدث تھے اور ان کے صدر قاضی القضاۃ قاضی تقی الدین محمد بن ابی بکر الاخنائی مالکی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس مجلس قضاء نے متفقہ فیصلہ دیا کہ ابن تیمیہ کافر ہے۔ ابن تیمیہ اپنے ان تفردات کے باعث پہلے بھی دو دفعہ قید میں رہ چکے تھے لیکن اب کی بار سلطان ناصر نے انہیں قید کا حکم دیا تو اسی قید کے دوران وہ انتقال کر گئے۔ (1)

علامہ ابن تیمیہ کے تفردات کے باعث علمائے اسلام نے ان کا تحریری و تقریری رد کیا ذیل میں ملاحظہ فرمائیں وقت کے محدثین، فقہاء، مفسرین، قضاۃ، علامہ ابن تیمیہ کے متعلق کن آراء کا اظہار فرماتے ہیں:

1) محدث کبیر حضرت امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ علامہ ابن تیمیہ کے ہم عصر اور ان کے بہت مداح تھے علامہ ابن تیمیہ کے فضائل اور کمالات کو بیان کرتے کرتے تھک کر یہاں تک کہہ دیا: "واللہ لو حلفت بین الرکنین والمقام انی ما رأیت بعینی مثلہ وانہ مارای مثل نفسہ لماخنثت"۔

(1) امام ابن تیمیہ ص 58

اللہ کی قسم اگر میں خانہ کعبہ میں دونوں رکنوں اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر قسم کھاؤں کہ نہ تو میری آنکھوں نے ان کا مثل دیکھا اور نہ خود انہوں نے اپنے جیسا دیکھا تو میری قسم سچی ہو گی اور میرے لئے کفارہ یمین نہیں آئے گا۔ علامہ ذہبی جیسے آپ کے محب اور مداح شخص نے جب علامہ ابن تیمیہ کی آخری عمر میں ان کے تفردات اور ان کی طبیعت کے لاابالی پن کو دیکھا تو پھر اپنی کتاب "زغلل العلم والطلب" جو کہ دینی طالب علموں کے لئے تصنیف فرمائی اس میں یہاں تک لکھ دیا:

"فو اللہ ما رمقت عینی اوسع علما ولا اقوی ذکاء من رجل یقال لہ ابن تیمیہ مع الزہد فی الاکل والملبس والنساء مع القیام فی الحق والجہاد بکل ممکن وقد تعبت فی وزنہ وفتشہ حتی مللت فی سنین متطاولہ فی وجدت آخرہ بین اہل مصر والشام ومقتتہ نفوسہم وازروابہ وکذبوہ وکفروہ الا للکبر والعجب وفرط الغرام فی ریاسۃ المشیخۃ والازدراء بالکبار فانظر کیف وبال الدعاوی ومحبتہ الظہور نسال اللہ المسامحۃ"۔ (1)

خدا کی قسم میری آنکھ نے اس شخص سے جس کو ابن تیمیہ کہتے ہیں، کسی کو زیادہ علم اور سمجھ والا نہیں دیکھا اور پھر کھانے میں لباس میں اور عورتوں کے معاملہ میں ان کا جو زہد تھا اور پھر قیام حق اور ہمہ وقت جہاد کے واسطے

(1) زغلل العلم للذہبی 18

ہر ممکن ذرائع کے ساتھ کمربستہ رہنا۔ میں کئی سالوں تک ان کے پرکھنے اور سمجھنے میں مصروف رہا اور آخر کار میں تھک گیا۔ میں نے غرور و گھمنڈ اور ریاست مشیخت کی بے پناہ ہوس اور اکابر کی تحقیر کرنے کی بدولت اس کا یہ انجام مصر و شام میں دیکھا کہ لوگوں کو اس سے نفرت ہو گئی اور انہوں نے انہیں جھوٹا اور کافر کہنا شروع کر دیا۔ دیکھو اپنے آپ کو چمکانے اور بلند بانگ دعوے کرنے کا کیسا وبال ہوتا ہے ہم اللہ سے نظر بخشش کے طلب گار ہیں۔

پھر یہی علامہ ذہبی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

"وقد رایت ما آل امره اليه من الحط عليه والهجرة والتضليل والتكفير والتكذيب بحق وبباطل فقد كان قبل ان يدخل في بذه الصناعة منورا مضيأ على محياه سيما السلف ثم صار مظلما مكسوفا عليه قتمة عند خلائق من الناس ودجالا افاكا كافرا عند اعداه ومبتدعا فاضلا محققا بارعا عند طوائف من عقلاء والفضلاء "۔[1]

میں نے ابن تیمیہ کا انجام اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا کہ (ان کے تفردات کے پیش نظر) ان کی بے عزتی کی گئی ان کو برا کہا گیا اور ان کو گمراہ کہا گیا اور ان کو کافر اور جھوٹا کہا گیا حق و ناحق۔ ان تفردات کے اختیار کرنے سے قبل ان کا چہرہ نورانی اور روشن تھا۔ اس پر سلف صالحین کے آثار نظر آتے تھے پھر وہی چہرہ سیاہ اور بے نور ہو گیا مخلوق کی

(1) زغلل العلم 23 ، الاعلان بالتوبیخ لسخاوی

نظروں میں۔ پھر ان کے مخالفین نے انہیں دجال، الزام تراش اور کافر کہا اور سمجھ دار اہل علم کے نزدیک وہ محقق ماہر پر بدعتی ٹھہرے۔

اس کے علاوہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ ابن تیمیہ کو ایک خط لکھا۔ یہ خط علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السیف الصیقل کے آخر میں "النصیحة الذهبیه" کے عنوان سے موجود ہے اور اس کے علاوہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 903ھ کی کتاب "الاعلان بالتوبیخ" میں بھی اسکا ذکر موجود ہے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ خط میں بطور نصیحت علامہ ابن تیمیہ کی طرف لکھتے ہیں:

"والله فی القلوب شکوک ان سلم لک ایمانک بالشهادتین فانت سعید یاخیبة من اتبعک فانه معرض للزندقة والانحلال لاسیما اذا کان قلیل العلم والدین باطولیا شهوانیا"۔

اللہ کی قسم اے ابن تیمیہ ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر (اندریں حالات) تمہارا خاتمہ ایمان پر دو جملوں کی شہادت پر ہو جائے تو یہ تمہاری بڑی سعادت ہوگی۔ بربادی اس شخص پر کہ جو تمہاری پیروی کرے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو زندقہ اور بے دینی کے لئے پیش کر دیا ہے خاص کر وہ شخص کہ جو کم علم، بے دین، خواہشات کا پجاری اور خود نمائی کا شاقی ہو۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

"یارجل بالله علیک کف عنا فانک محجاج علیهم اللسان لاتقرولاتنام ایاکم والاغلوطات فی الدین"۔

اے بندہ خدا! خدا کے لئے اپنی زبان کو ہماری طرف سے لگام دو، بے شک تم چرب زبان اور باتونی ہو۔ نہ تمہیں کوئی چین ہے نہ آرام، اپنے دین کو مغالطہ بازی سے بچاؤ۔

پھر علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابن تیمیہ کو آخرت کی یاد دلاتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"اما آن لک ان ترعوی اما حان لک ان تتوب وتنیب اماانت فی عشر السبعین وقد قرب الرحیل"۔

اے ابن تیمیہ گیا تمہارا (گندے مسائل سے) رجوع کا وقت ابھی نہیں آیا؟ کیا توبہ وانابت کی گھڑی ابھی تک نہیں آئی۔ بندہ خدا! تم ستر کی دھائی میں ہو موت کا وقت سر پر آن پہنچا ہے کچھ خیال کرو۔

اور صوفیاء اور اولیاء رحمہم اللہ کی دشمنی پر علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اے مسلمان! تیری خواہشات کا گدھا تیرے نفس کی تعریف کے لئے آگے آگیا ہے تم کب تک اس کو سچا سمجھتے ہوئے سلف صالحین کی تحقیر کرتے رہو گے اور کب تک اس گدھے کو بڑھاتے اور اللہ کے ولیوں کو گھٹاتے رہو گے اور کب تک اس کو دوست رکھتے ہوئے زاہدین سے نفرت کرتے رہو گے اور کب تک اپنے کلام کی بے جا تعریفیں کرتے رہو گے"(1)

2) حضرت علامہ محدث کبیر ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ (م852ھ) صاحب فتح الباری نے فتح الباری میں کئی جگہ علامہ ابن تیمیہ کے نظریات کا رد کیا اور اپنی کتاب "الدرر

(1) النصیحۃ الذہبیہ

الکامنہ" میں علامہ ابن تیمیہ کے حالات لکھے ہیں اور خوب دیانت داری سے ایک طرف علامہ ابن تیمیہ کے بارے میں ان کے حمایتی لوگوں کے جذبات کا ذکر کیا ہے تو دوسری طرف حقائق سے پردہ بھی اٹھایا ہے۔

ایک جگہ آپ لکھتے ہیں:

"ومن ثم نسب اصحابه الى الغلوفيه واقتضى له ذالک العجب بنفسه حتى زهى على ابناء جنسه واستشعر انه مجتهد فصار يرد على صغير العلماء وكبيرهم قديمهم وحديثهم حتى انتهى الى عمر فخطاء شىء فبلغ الشيخ ابراہيم الرقى فانكر عليه فذهب اليه واعتذر واستغفر وقال فى حق على اخطاء فى سبعة عشر شيئا ثم خالف فيها نص الكتاب منها اعتداد المتوفى عنها زوجها اطول الاجلين وكان لتعصبه لمذهب الحنابلة يقع فى الاشاعرة حتى انه سب الغزالى فقام عليه قوم كادوا يقتلونه"[1]

علامہ ابن تیمیہ کے حاشیہ نشینوں نے ان کے بارے میں غلو سے کام لے کر ان کی تعریفیں کیں تو ابن تیمیہ میں گھمنڈ پیدا ہو گیا وہ اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے برتر سمجھنے لگے اور وہ اپنے تائیں خود کو مجتہد سمجھنے لگے۔ انہوں نے علماء کرام پر کیا چھوٹے کیا بڑے، کیا اگلے کیا پچھلے، سبھی پر، رد کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئے اور کسی بات پر انہیں بھی خاطی کہہ گئے یہ بات شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن احمد الرقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 703ھ) تک پہنچی اور انہوں نے ابن تیمیہ

(1) الدرر الکامنہ 1/154

پر گرفت کی۔ اس پر ابن تیمیہ ان کے پاس گئے اور معذرت کی اور توبہ کی۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہہ دیا کہ ان سے سترہ مقامات پر خطا ہوئی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کی مخالفت کر گئے ہیں اور مرنے والے کی عدت ابعد الاجلین عدت قرار دی ہے، پھر حنبلیت کے تعصب میں آ کر اشاعرہ پر اعتراضات کرتے رہتے تھے حتیٰ کہ امام غزالی رضی اللہ عنہ کو گالی تک دے بیٹھے چنانچہ کچھ لوگ پھر گئے اور ان کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"وذكروا انه ذكر حديث النزول فنزل عن المنبر درجيتن فقال كنزولي هذا فنسب الى التجسيم وردوه على من توسل بالنبی ﷺ او استغاث فاشخص من دمشق"۔[1]

اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ ابن تیمیہ نے حدیث نزول کا ذکر کیا اور وہ منبر سے دو سیڑھیاں اترے اور کہا کہ (اللہ تعالیٰ کا نزول) میرے اس اترنے کی طرح ہے اس بناء پر انہیں مجسمہ قرار دیا گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل اور استعانت کا بھی رد ابن تیمیہ نے کیا ان عقائد کی بناء پر انہیں دمشق سے نکال دیا گیا۔

ایک اور مقام پر علامہ لکھتے ہیں:

"انا لا اعتقد فيه عصمة بل انا مخالف له في مسائل اصلية وفرعية"۔[1]

---

(1) الدرر الكامنه 1/154

میں کوئی ابن تیمیہ کی عصمت کا معتقد نہیں ہوں بلکہ مجھے ان سے اصولی اور فروعی مسائل میں اختلاف ہے۔

علامہ ابن تیمیہ کی جب تکفیر کی گئی تو علامہ ابن حجرنے رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تکفیر سے اتفاق نہ کیا البتہ انہوں نے ابن تیمیہ کے بیان کردہ مسائل کو "ابشع" انتہائی بدبودار قرار دیا ہے۔[2]

علامہ ابن حجر مسئلہ زیارت قبر رسول کے حوالے سے ابن تیمیہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وان مشروعيتها محل اجماع بلانزاع"۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر انوار کی طرف سفر کرنا بلانزاع اجماعی طور پر مشروع امر ہے۔[3]

اسی طرح علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابن تیمیہ کے ایک اور نظریہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وهى اصرح فى الرد على من اثبت حوادث لا اول لها من روايت الباب وهى من مستشنع المسائل المنسوبة لابن تيميه"[4]

مذکورہ باب میں آنے والی روایت اس شخص کے رد میں صریح ہے کہ جس نے "حوادث" کو ثابت کیا ہے اور ابن تیمیہ کی طرف منسوب ہونے والے مسائل میں سے یہ مسئلہ شنیع ترین ہے۔

---

(1) الدرر الکامنہ 151

(2) فتح الباری 3/53

(3) فتح الباری ج3 ص66

(4) فتح الباری جلد 13 صفحہ 410

اسی طرح فتح الباری جلد 13 میں ابن تیمیہ کے تفرد "توراۃ وانجیل میں تحریف لفظی نہیں ہوئی" پر علامہ نے نکیر صریح ورد بلیغ فرمایا ہے۔

اسی طرح علامہ ابن تیمیہ نے حالت حیض میں دی گئی طلاق کے حوالے سے لکھا کہ ایسی طلاق کو تسلیم کرنے کے لئے احادیث میں کوئی تصریح نہیں اس کے رد میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "غفل رحمه الله عما ثبت فی صحیح مسلم" اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے وہ صحیح مسلم کی روایات سے غافل رہ گئے ہیں۔

3) مشہور مفسر ولغوی علامہ ابوحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 745ھ) شروع میں علامہ ابن تیمیہ کے بڑے مداح تھے اور ان کی تعریف میں یہاں تک کہا تھا کہ "مارأت عیناى مثل ہذا الرجل" کہ میری آنکھوں نے اس شخص جیسا آدمی نہیں دیکھا۔ تاہم جب ان کی کتاب "کتاب العرش" میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ کرسی پر بیٹھتا ہے اور کچھ جگہ خالی چھوڑ دی ہے جس میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھائے گا اور اس کے علاوہ ابن تیمیہ کے دیگر عقائد ونظریات پر مطلع ہوئے تو اپنی "تفسیر بحر المحیط" میں ابن تیمیہ کا شدید رد کیا(1)

4) شیخ قاضی کمال الدین زملکانی رحمۃ اللہ علیہ (م737) اپنے دور کے عظیم المرتبت محدث، فقیہ تھے۔ آپ نے بھی ابتداً علامہ ابن تیمیہ کی بے پناہ تعریفیں کی اور انہیں مجتہد کے درجے پر فائز شخص مانا(2) لیکن بعد ازاں یہی زملکانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جو علامہ ابن تیمیہ کے مخالف دھڑے میں کھڑے ہیں اور ان کے رد اور تضلیل کرنے والوں میں نمایاں ہیں۔

---

(1) الدرر الکامنہ 3/308 از علامہ ابن حجر العسقلانی رحمة الله علیه 853

(2) البدایہ والنہایہ 14/137

5) قاضی القضاۃ شیخ تقی الدین سبکی کبیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 756ھ) مصنف "شفاء السقام" جیسے لوگوں نے ابن تیمیہ کی تردید و تضلیل و تکفیر فرمائی۔ اور ان کے رد میں کتب لکھیں۔ یاد رہے کہ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ ابتداً ابن تیمیہ کے انتہائی مداح تھے اور آپ کی تبدیلی ان کے تفردات کے باعث پیش آئی۔ آپ نے شفاء السقام میں ابن تیمیہ کے تفردات کا بھرپور رد کیا ہے۔(1)

6) شیخ الاسلام ابوالمحسن علی بن اسماعیل قونوی رحمۃ اللہ علیہ آپ بھی ابن تیمیہ کے مخالفین کے سرخیل سمجھے جاتے ہیں آپ کہا کرتے تھے:

"ان ابن تیمیہ من الجهلة بحیث لایعقل مایقول"۔

ابن تیمیہ پاگلوں میں سے ایک پاگل ہے اسے خود پتہ نہیں ہوتا وہ کیا کہہ رہا ہے۔(2)

7) علامہ محدث کبیر امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1122) آپ نے علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مواهب اللدنیه کی شرح لکھی ہے اور مسئلہ زیارت پر علامہ ابن تیمیہ کا رد کیا ہے اور ان کے تفرد کو بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جسارت قرار دیا ہے اور ایک موقع پر صحیح روایت کو رد کرنے کی بناء پر ابن تیمیہ کے بارے میں لکھا کہ اس شخص کو شرم بھی نہ آئی کہ بلاعلم و دلیل اس نے اس کی تکذیب کی ہے۔(3)

8) حضرت شیخ زین الدین بن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (795ھ) آپ کبار حنابلہ میں سے اور مشہور محدث تھے اور آپ ابن تیمیہ کو اس کے غلط نظریات کے باعث کافر سمجھتے تھے۔(4)

---

(1) دفع الشبہ لتقی الدین الحصنی صفحہ 114

(2) براهین الکتاب والسنة ص 182

(3) منتهی المقال ص 52

(4) دفع الشبہ لتقی الدین الحصنی صفحہ 123

9) علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 974ھ) نے ابن تیمیہ کی تضلیل وتردید کی اور انتہائی سخت الفاظ میں نقد کیا۔ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

"ابن تیمیه عبد خذله الله واضله واعماه واصمه وأذله"۔[1]

ابن تیمیہ ایسا آدمی ہے اللہ اسے تباہ کرے اور اسے گمراہ کرے اور اسے اندھا اور بہرہ کرے اور اسے ذلیل کرے۔

آگے لکھتے ہیں:

"ویعتقد فیه انه مبتدع ضال مضل"۔[2]

ابن تیمیہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے گا کہ وہ بدعتی، گمراہ اور گمراہ کرنے والا شخص ہے۔

10) مشہور محدث ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کے نظریہ "روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر معصیت وگناہ ہے" کو قریب بہ کفر قرار دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ حافظ ابن حجر کے حوالے سے لکھا کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم، اللہ عزوجل کے لئے جہت اور جسم ثابت کرنے والے ہیں۔[3]

11) سند المحدثین محمد البریسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اتحاف اهل فرمان برونية الانبیاء والملائكة والجان" میں ابن تیمیہ کو اللہ جل جلالہ کے لئے جہت "جسم" ثابت کرنے والا لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اس شخص نے خلفائے راشدین کے خلاف بھی لچر قسم کے

(1) فتاوی حدیثیه ص 156
(2) فتاوی حدیثیه صفحه 159 • الجوہر المنظم فی زیارۃ القبر المکرم
(3) مرقات جلد 13/87

اعتراضات کئے ہیں۔ جس کے باعث ان کا شدید رد کیا گیا ہے اور ان کے نظریات کو انتہائی قبیح اور نفرت انگیز قرار دیا۔[1]

12) قاضی القضاۃ شیخ تقی الدین ابو عبد اللہ محمد الاخنائی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 750ھ) آپ نے ابن تیمیہ کے رد میں پوری کتاب "در المقال المرضیه فی الرد علی من ینکر الزیارة المحمدیه" لکھی اور ابن تیمیہ کو بے دین و گمراہ و زندیق قرار دیا۔

13) شیخ شہاب الدین احمد بن یحییٰ الکلابی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 733ھ) نے ابن تیمیہ کے رد میں پورا رسالہ لکھا اور اسے گمراہ قرار دیا۔ یہ رسالہ طبقات الشافعیہ میں موجود ہے۔[2]

14) شیخ نور الدین بکری رحمۃ اللہ علیہ ابن تیمیہ کے ہم عصر تھے انہوں نے بھی علامہ ابن تیمیہ کے خلاف "الرد علی الکبری" نامی رسالہ لکھا۔

15) مشہور محدث و مؤلف "دراسات اللبیب" شیخ محمد معین سندس رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابن تیمیہ کو گمراہ اور بے دین قرار دیا۔

16) شیخ برہان الدین فزاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کی تکفیر کا فتویٰ لکھا اور اس سے علامہ قاضی شہاب الدین ابن جہبل رحمۃ اللہ علیہ نے اتفاق کیا پھر مالکی فقہاء اور قاضی القضاۃ بدر الدین جماعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کو ضال اور مبتدع قرار دیا۔[3]

17) حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طبقات میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ:

"حافظ ابن تیمیہ وہ عبارتیں لکھ گئے کہ جن کو لکھنے کی اولین و آخرین میں سے کسی نے جرات

---

(1) منتہی المقال 50

(2) طبقات الشافعیہ از شیخ تاج الدین سبکی

(3) دفع الشبہ المتقی الدین الحصنی م 829

نہیں کی ہے وہ سب تو ان تعبیرات سے خوفزدہ ہوئے لیکن ابن تیمیہ نے جسارت کی حد کردی کہ وہ ان کو لکھ گئے"۔[1]

18) حافظ ابن دقیق العید مالکی رحمۃ اللہ علیہ (702ھ) کا دور علامہ ابن تیمیہ کے تفردات کا ابتدائی دور تھا آپ ان کے ہم عصر تھے آپ نے بھی ابن تیمیہ کا رد کیا۔[2]

20-19) قاضی القضاۃ شیخ نجم الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 721ھ)، شیخ شمس الدین محمد بن عدلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 740ھ) جیسے لوگوں نے ابن تیمیہ کی تضلیل کی۔[3]

21) شیخ صدر الدین ابن الوکیل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 741ھ) اپنے دور کے عظیم محقق اور مناظر تھے آپ نے بھی علامہ ابن تیمیہ سے مسائل متفردہ میں شدید اختلاف کیا اور پھر ان سے مناظرہ بھی کیا۔[4]

22) مشہور مناظر شیخ محمد بن عبدالرحیم بن محمد صفی الدین ہندی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 715ھ) نے ابن تیمیہ سے مسائل متفردہ پر مناظرہ کیا اور انہیں گمراہ قرار دیا۔[5]

23) علامہ فخر الدین قرشی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے "نجم المھتدی ورجم المعتدی" نامی کتاب میں حافظ ابن تیمیہ کا رد لکھا اور اس میں علامہ ابن تیمیہ کے عقائد و نظریات اور ان کی بابت ان کے مخالفین کی مکمل آراء درج کی ہیں۔[1]

---

(1) السیف الصیقل ص 63
(2) براہین الکتاب والسنۃ للشیخ سلامہ بن محمد قضاعی ص 231
(3) الدرر الکامنہ جلد اول • السیف الصیقل فی الرد علی ابن زقیل لامام تقی الدین السبکی صفحہ 55
(4) الدرر الکامنہ فی اعیان الائمۃ الثامنہ 2/56 لابن حجر
(5) الدرر الکامنہ 2/19 لابن حجر العسقلانی

(24) علامہ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن یحیٰی المعروف ابن جہبل شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م733) آپ اپنے وقت کے شافعی علماء کے سرخیل سمجھے جاتے ہیں انہوں نے علامہ ابن تیمیہ کے نظریہ، نزول باری تعالیٰ اور "استویٰ علی العرش" کا شدید رد کیا اور علامہ ابن تیمیہ کے خلاف "الرد علی ابن تیمیہ فی خبر الجھۃ" نامی رسالہ لکھا۔

(25) علامہ شیخ علاء الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 741ھ) نے فتویٰ دیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہے وہ کافر ہے۔[2]

(26) علامہ شیخ تقی الدین حصنی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (م829) نے ابن تیمیہ کے خلاف کتابیں لکھیں اور تکفیر کا فتویٰ دیا۔[3]

(27) مشہور محدث شیخ محمد بن سلامہ قضاعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی1270ھ) نے ضخیم کتاب "براہین الکتاب والسنۃ" ابن تیمیہ کے تفردات وعقائد باطلہ کے رد میں لکھی ہے۔

(28) حضرت مولانا مفتی محمد صدر الدین دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے علامہ ابن تیمیہ کے تفردات و نظریات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے ایک کتاب "منتھی المقال فی شرح حدیث لاتشد والرحال" تحریر فرمائی اور اس میں علامہ ابن تیمیہ کا رد کیا۔

(29) شیخ ابوحامد بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ آپ نے براۃ الاشعریین، العتب المفید علی ہدی الزرعی الشدید، النقد المحکم وغیرہ کتابوں میں علامہ ابن تیمیہ کا رد کیا ہے۔

---

(1) براہین الکتاب صفحہ 186

(2) الدرر الکامنہ از ابن حجر، الرد الوافر

(3) طبقات الشافعیہ 9/16

30) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کی تضلیل کی حکایت اور ان کے عقائد و نظریات کے حق و ناحق ہونے کا قول کیا۔[1]

31) مشہور محدث علامہ ابراہیم بن احمد بن عیسیٰ بن یعقوب الاشبیلی الاشعری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 741ھ) بھی ابن تیمیہ کے مخالفین میں سے تھے اور ہمیشہ ابن تیمیہ کا رد کرتے رہے۔[2]

32) شیخ احمد بن ابراہیم السروجی رحمۃ اللہ علیہ (م 710ھ) بھی ابن تیمیہ کے شدید مخالفین میں تھے اور ابن تیمیہ کی کتب کا رد کیا۔[3]

33) علامہ علی بن محمد بن خطاب الباجی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 714ھ)۔

34) علامہ شیخ حسن بن احمد بن محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ

35) علامہ شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان بن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 865ھ)

36) علامہ شیخ محمد عثمان البوریجی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 2168)

37) علامہ شیخ قاضی زین الدین بن مخلوف مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 718ھ

جیسے لوگوں نے بھی ابن تیمیہ کے رد میں کتابیں لکھیں اور ان کی تضلیل کی اور ان کی تکفیر کی حکایت کی۔[4]

38-39) شیخ عبدالعزیز النہراوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ علامہ ابن رفع رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرات بھی ابن تیمیہ کی تردید کرنے والے تھے۔[1]

---

(1) ابن تیمیہ لابی زہرہ مصری
(2) الدرر الکامنہ 1/4
(3) الدرر الکامنہ 1/28
(4) منتہی العقال صفحہ 54

(40) مشہور محدث اور فقیہ شیخ ابن جملہ رحمۃ اللہ علیہ آپ نے بھی حافظ ابن تیمیہ کا رد کیا اور کتاب لکھی۔(2)

(41) علامہ محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نے بھی ابن تیمیہ کے عقیدہ تجسیم واستقراء علی العرش کا زبردست رد کیا ہے۔(3)

(42) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کے عقیدہ کہ "زیارت رسول کے لئے سفر کرنا حرام اور ممنوع ہے" کے بارے میں لکھا کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین کا مرتکب ٹھہرے گا۔ اور لکھا کہ ابن تیمیہ نے یہ ایسی گندی بات لکھی ہے کہ جس کی گندگی سات سمندروں کے پانی سے بھی نہیں دھوئی جاسکتی۔(4)

43-45) قاضی القضاۃ جلال الدین محمد بن عبدالرحمان قزوینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م735ھ) علامہ علاء الدین علی بن اسماعیل بن یوسف القونوی رحمۃ اللہ علیہ (م729ھ) اور سیف الدین ابو بکر بن عبد اللہ الحریری رحمۃ اللہ علیہ (م747ھ) جیسے لوگ جو کہ علامہ ابن تیمیہ کے حمایتی، ان کی تعظیم کرنے والے اور ان کی طرف سے رد کرنے والے تھے۔ لیکن بعد ازاں یہ لوگ ان کی تردید میں کمربستہ ہوگئے۔(5)

(46) شیخ محمد عبدہ مشہور مفسر اور عالم ہیں آپ نے علامہ ابن تیمیہ کے تفرد "عرش کو قدم نوعی حاصل ہے" پر ان کا رد کیا ہے۔

---

(1) منتھی المقال ص 53
(2) منتھی المقال 54
(3) روح المعانی 16/152
(4) منتھی المقال صفحہ 52
(5) الدرر الکامنہ 3/26

47) علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کے نظریات کو مردود قرار دیا۔ اور ان کے تفردات کا رد بھی کیا۔[1]

48) علامہ مفتی محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ آپ نے "التنبیه بالتنزیه" نامی کتاب علامہ ابن تیمیہ کے رد میں لکھی ہے۔

49) علامہ شوکانی، غیر مقلدین حضرات کے ممدوح و متبوع ہیں انہوں نے اپنی کتاب "الدرر النضید" میں علامہ ابن تیمیہ کا بہت سے مسائل میں رد کیا ہے۔

50) نواب صدیق حسن خان بھوپالی، یہ غیر مقلدین حضرات کے مجدد ہیں یہ لکھتے ہیں کہ میں حافظ ابن تیمیہ کو معصوم نہیں سمجھتا بلکہ ان کے بہت سے مسائل اصلیہ وفرعیہ کا مخالف ہوں۔[2]

51) مولانا انور شاہ صاحب کشمیری شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں:
اگرچہ ابن تیمیہ جبال علم میں سے ہیں مگر بایں ہمہ وہ اگر مسئلہ استواء علی العرش کو لے کر یہاں آنے کا ارادہ کریں گے تو اس درسگاہ میں ان کو گھسنے نہ دوں گا۔[3]

52) علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری نے معارف السنن جلد 6 میں ابن تیمیہ کے شذوذ کا رد کیا ہے یہ علامہ ابن تیمیہ کے مخالفین کی مختصر فہرست ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ علامہ ابن تیمیہ کے حمایتی ان کے مخالفین کے مقابلے میں آٹے میں نمک کی مثال ہے۔ اس کے علاوہ متاخرین اہل علم نے بھی علامہ ابن تیمیہ کے تفردات کے باعث ان کی شدید

(1) فتاوی عزیزی صفحہ 342

(2) بحوالہ مکتوبات شیخ الاسلام جلد 4/413

(3) حیات انور ص 330 از قاری طیب صاحب دیوبندی

الفاظ میں نکیر کی ہے اور حسب استطاعت ان کے نظریات کا رد بلیغ بھی فرمایا ہے اور ماضی قریب کے بے شمار علماء نے علامہ ابن تیمیہ کا شدید رد کیا ہے مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی نے "علامہ ابن تیمیہ اور ان کے ہم عصر علماء" بڑے شستہ لہجے میں لکھی ہے۔

اتنے مشاہیر محدثین، علماء، ائمہ کی طرف سے ابن تیمیہ کی تکفیر و تضلیل و تردید کے باوجود انہیں شیخ الاسلام والمسلمین قرار دینا اور پھر دیگر چند لوگوں کا سہارا لے کر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کرنا اور نظریہ وحدۃ الوجود کو شرک قرار دینا شریعت کے مقابلے میں نفس وہوا پرستی اور سراسر بے لگامی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اور یہ اخلاق کریمانہ کی کون سی قسم ہے؟

مجھے کسی دلدار کے جواب کا انتظار رہے گا